سوال

(504)انت بائن کے الفاظ لکھ کر بھیجنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1) «زَيْدٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فِي الْوَقْتِ الصُّبْحِ طَلاَقًا وَاحِدًا ثُمَّ طَلَّقَ فِيْ وَقْتِ الظُّهْرِ طَلاَقًا آخَرَ ثُمَّ طَلَّقَ طَلاَقًا آخَرَ فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ هَلْ تُعَدُّ تِلْكَ الطَّلَقَاتُ الثَّلاَثُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ طَلاَقًا وَاحِدًا رَجْعِيًّا اَوْ طَلاَقًا ثَلاَثًا بَائِنًا»

''زید نے اپنی بیوی کو صبح کے وقت ایک طلاق دی پھر ظہر کے وقت ایک اور طلاق دی پھر عصر کے وقت ایک اور طلاق دی کیا ایک دن کی یہ تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوگی یا تین طلاقیں بائنہ ہوجائیں گی''

(2) «زَيْدٌ كَتَبَ كِتَابًا لِاِمْرَاَتِهِ بِاَنْتِ بَائِنٌ وَمَا اَرَادَ بِاَنْتِ بَائِنٌ اِلاَّ طَلاَقًا وَاحِدًا رَجْعِيًّا ثُمَّ اَمْسَكَ زَيْدٌ هٰذَا مَعَهُ وَكَتَبَ مَكَانَهُ خَطًّا آخَرَ فِيْ مَجْلِسٍ آخَرَ بِاَنْتِ طَالِقٌ ۔ هَلْ يَقَعُ فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ طَلاَقَانِ اَوْ وَاحِدٌ وَالْحَالُ اَنَّ الْمُطَلِّقَ غَيَّرَ لَفْظَ بَائِنٍ اِلٰى طَالِقٍ بِغَيْرِ نِيَّةِ اِيْقَاعِ الطَّلاَقِ الثَّانِيْ»

''زید نے اپنی بیوی کو اَنْتِ بَائِنٌ کا لفظ لکھا اور اس نے اَنْتِ بَائِنٌ سے ایک رجعی طلاق کی نیت کی پھر زید نے وہ خط اپنے پاس رکھا اور اس کی جگہ ایک دوسرا خط دوسری مجلس میں لکھا اَنْتِ طَالِقٌ کے لفظ سے کیا اس صورة میں ایک طلاق واقع ہوگی یا دو اور صورت حال یہ ہے کہ طلاق دینے والے نے بَائِنٌ کی جگہ طَالِقٌ کا لفظ بدلا ہے دوسری طلاق دینے کی نیت کے بغیر''؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) «فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ الطَّلاَقُ الْاَوَّلُ ، وَالثَّانِيْ رَجْعِيَّانِ ، وَالثَّالِثُ لاَ رَجْعَةَ بَعْدَهُ ، وَلاَ تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ نِكَاحًا صَحِيْحًا خَالِيًا عَنْ شَرْطِ التَّحْلِيْلِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى : اَلطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ وَهٰذَا التَّسْرِيْحُ طَلاَقٌ بِتَفْسِيْرِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا فِيْ تَفْسِيْرِ ابْنِ كَثِيْرٍ وَغَيْرِهِ»

''اس صورت میں پہلی اور دوسری طلاق رجعی ہے اور تیسری کے بعد رجوع نہیں ہے اور وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہے حتی کہ وہ دوسرے آدمی سے صحیح نکاح کرلے جو شرط حلالہ سے خالی ہو۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے کہ رجعی طلاقیں دو ہیں پس روکنا ہے ساتھ اچھے طریقے کے یا چھوڑ دینا ہے ساتھ احسان کے اور اس چھوڑنے سے مراد طلاق ہے نبی ﷺ کی تفسیر کے مطابق جس طرح تفسیر ابن کثیر اور دوسری تفاسیر میں ہے''

(2) «تَعتَبَرُ نِيَّتُهُ، فَيَكُونُ الطَّلَاقُ وَاحِدًا رَجعِيًّا إِن كَانَتِ المَرأَةُ مَدخُولاً بِهَا»»

’’اس کی نیت کا اعتبار ہو گا اگر عورت مدخول بہا ہے تو ایک رجعی طلاق واقع ہو گی‘‘

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

طلاق کے مسائل ج1ص 347